آزادی کے بعد پاکستان کی اقتصادی ترقی

Economic Development in Pakistan since Independence

13

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
01	حصہ الف کثیر الانتخابی سوالات	118
02	حصہ ب مختصر سوالات کے جوابات	120
	پاکستان کی مشہور پانچ صنعتیں	120
	پاکستان میں زرعی پسماندگی کے اسباب	120
	حکومت پاکستان کے صنعتی ترقی کے لیے اقدامات	121
	زرعی پیداوار میں اضافہ کے لیے تدابیر	121
	1958ء کی زرعی اصلاحات کے مقاصد	122
	1958ء کی زرعی اصلاحات	122
	1972ء کی زرعی اصلاحات	122
	ملک میں صنعتی ترقی کی اہمیت	123
	پاکستان کے مالیاتی اداروں کے نام	124
03	حصہ ج بیانیہ سوالات کے جوابات	124
	حکومت پاکستان کے زرعی ترقی کے لیے اقدامات	124
	پاکستان کا نظام حقیت اراضی	126
	ملک میں زرعی اصلاحات کی رو سے خوشحالی	127
	صنعتی ترقی کے لیے حکومت پاکستان کے اقدامات	128
04	درسی کتاب کی مشق	130

حصہ الف کثیر الانتخابی سوالات

دیئے ہوئے ممکنہ جوابات میں سے ہر ایک کے لیے درست جواب کا انتخاب کیجئے۔

1- کسی ملک کی اقتصادی ترقی منحصر ہوتی ہے:
(الف) زراعت وصنعت پر (ب) جنگلات پر (ج) معدنیات پر (د) کرنسی پر

2- حکومت پاکستان نے آزادی کے فوراً بعد توجہ دی:
(الف) کرنسی پر (ب) زراعت پر (ج) صنعت وتجارت پر (د) نظام بینکاری پر

3- ہمارے ملک میں جنگلات کا تناسب ہے:
(الف) انتہائی کم (ب) انتہائی زیادہ (ج) کم (د) زیادہ

4- پاکستان کا سب سے بڑا بند ہے:
(الف) وارسک ڈیم (ب) منگلا ڈیم (ج) کالاباغ ڈیم (د) تربیلا ڈیم

5- حکومت نے کاشتکاروں کی سہولت کے لیے قائم کیے ہیں:
(الف) زرعی بینک (ب) تجارتی بینک (ج) پوسٹ بینک (د) مبادلہ بینک

6- رعیت دارانہ نظام پایا جاتا ہے:
(الف) صوبہ پنجاب میں (ب) صوبہ سندھ میں (ج) صوبہ خیبر پختون خواہ میں (د) صوبہ بلوچستان میں

7. آزادی کے بعد پاکستان نے کافی ترقی کی:
(الف) صنعتی میدان میں (ب) ثقافتی میدان میں (ج) اقتصادی میدان میں (د) معاشی میدان میں

8- پاکستان کے شہر کراچی میں اسٹیل مل قائم کی گئی:
(الف) چین کے تعاون سے (ب) روس کے تعاون سے (ج) سویڈن کے تعاون سے (د) امریکہ کے تعاون سے

9- قیام پاکستان کے فوراً بعد صرف تجارتی بینک موجود تھے:
(الف) 35 (ب) 36 (ج) 37 (د) 38

10- اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی بنیاد قائداعظم نے رکھی:
(الف) یکم جولائی ۱۹۴۸ء (ب) یکم اگست ۱۹۴۸ء (ج) یکم فروری ۱۹۴۸ء (د) یکم ستمبر ۱۹۴۸ء

11. کرنسی نوٹ اسٹیٹ بینک کا یہ شعبہ جاری کرتا ہے:

(الف) شعبہ بینکاری (ب) شعبہ اجراء (ج) شعبہ ایکسچینج کنٹرول (د) شعبہ مبادلہ

12. فرسودہ آلات کا شکاری ہماری پسماندگی کا ایک سبب ہیں:

(الف) زرعی (ب) صنعتی (ج) بینکاری (د) تجارتی

13. اسلام میں سختی سے ممانعت ہے:

(الف) ذخیرہ اندوزی کی (ب) دولت کمانے کی (ج) کاروبار کرنے کی (د) سرمایہ لگانے کی

14. زکوٰۃ کی شرح ہے:

(الف) 7.5% (ب) 4.6% (ج) 2.5% (د) 1.25%

15. ہم زرمبادلہ کماتے ہیں:

(الف) درآمدات سے (ب) برآمدات سے (ج) ٹیکس سے (د) سود سے

16. قیام پاکستان کے بعد پہلا تجارتی بینک نومبر ۱۹۴۹ء میں قائم کیا گیا:

(الف) نیشنل بینک آف پاکستان (ب) حبیب بینک لمیٹڈ (ج) الائیڈ بینک لمیٹڈ (د) مسلم کمرشل بینک لمیٹڈ

17. پاکستان صنعتی قرضہ و سرمایہ کاری کارپوریشن کا قیام عمل میں آیا:

(الف) ۱۹۵۶ء (ب) ۱۹۵۷ء (ج) ۱۹۵۸ء (د) ۱۹۶۰ء

18. حکومت پاکستان نے یکم جنوری کو ملک کے تمام بینک قومی تحویل میں لے لیے تھے:

(الف) ۱۹۷۰ء (ب) ۱۹۷۴ء (ج) ۱۹۸۰ء (د) ۱۹۸۵ء

19. مکانات کی تعمیر کے لیے یہ کارپوریشن قرضہ فراہم کرتی ہے:

(الف) قومی مالی کارپوریشن (ب) پاکستان سرمایہ کاری کارپوریشن

(ج) اسمال بزنس فنانس کارپوریشن (د) تعمیر مکانات کی مالی کارپوریشن

20. یہ کارپوریشن ایسے لوگوں کو قرض فراہم کرتی ہے جو فنی صلاحیت رکھتے ہیں:

(الف) پاکستان سرمایہ کاری کارپوریشن (ب) پاکستان صنعتی قرضہ و سرمایہ کاری کارپوریشن

(ج) اسمال بزنس فنانس کارپوریشن (د) قومی مالی کارپوریشن

جوابات

(1) الف	(2) ب	(3) ج	(4) د	(5) الف
(6) ب	(7) الف	(8) ب	(9) د	(10) الف
(11) ب	(12) الف	(13) الف	(14) ج	(15) ب
(16) الف	(17) ب	(18) ب	(19) د	(20) ج

حصہ ب مختصر جواب کے سوالات

سوال نمبر 1: پاکستان کی مشہور پانچ صنعتوں کے نام لکھئے۔

جواب: پاکستان کی مشہور صنعتیں:

پاکستان کی پانچ مشہور صنعتوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ کاغذ کی صنعت:

کاغذ کے کارخانے چارسدہ، اٹک گڑھ اور گھارو کے مقام پر قائم ہیں۔

2۔ اونی کپڑے کی صنعت:

اونی کپڑے کے کارخانے کراچی، راولپنڈی، لاہور، گوجرانوالہ، قائد آباد، لائلپور اور ہرنائی میں ہیں۔

3۔ کھاد کی صنعت:

کھاد کے کارخانے داؤد خیل، میر پور ماتھیلو، ملتان، صادق آباد، ہزارہ، ڈہرکی، شیخوپورہ اور فیصل آباد میں ہیں۔

4۔ سیمنٹ کی صنعت:

سیمنٹ کے کارخانے کراچی، حیدر آباد، روہڑی، ٹھٹھہ اور داؤد خیل میں قائم ہیں۔

5۔ فولاد کی صنعت:

فولاد کی بیشتر صنعتیں کراچی، ٹیکسلا اور لاہور میں ہیں۔ کراچی میں اسٹیل مل روس کے تعاون سے قائم کی گئی ہے۔

سوال نمبر 2: پاکستان میں زرعی پسماندگی کے پانچ اسباب بیان کیجئے۔

جواب: پاکستان میں زرعی پسماندگی:

پاکستان میں زرعی پسماندگی کے پانچ اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ فرسودہ آلات کاشتکاری:

فرسودہ آلات کاشتکاری ہمارے ملک پاکستان کی زرعی پسماندگی کا ایک اہم سبب ہے اگر جدید آلات سے کاشتکاری کی جائے تو ہماری زرعی پیداوار میں اضافہ ہو جائے گا۔

2۔ نظامِ آبپاشی:

پاکستان میں زرعی پسماندگی کی دوسری اہم وجہ نظام آبپاشی ہے پانی کی قلت اور قلیل ذرائع آبپاشی کی وجہ سے بھی زرعی شعبہ پسماندگی کا شکار ہے۔

3۔ انتشارِ اراضی اور ذیلی تقسیم:

کل قابل کاشت رقبہ میں 35 فیصد رقبہ ایک ایکٹر سے لے کر 12.5 ایکٹر رقبے پر مشتمل ہے جو انتشار اراضی اور ذیلی تقسیم کا نتیجہ ہے جن پر محنت و سرمایہ لگانے سے مطلوبہ اور مناسب پیداوار حاصل نہیں ہوتی۔

4۔ سیم و تھور:

پاکستان میں زرعی پسماندگی کی ایک اور اہم وجہ سیم و تھور ہے جو زمین کو تباہ کر دیتی ہے۔ سیم تھور سے سندھ اور پنجاب کے علاقے زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔

5۔ زرعی اشیاء کی خرید و فروخت کا ناقص انتظام:

پاکستان میں زرعی پسماندگی کی ایک اور اہم وجہ زرعی اشیاء کی خرید و فروخت کا ناقص انتظام ہے۔

سوال نمبر 3: حکومت پاکستان نے صنعتی ترقی کے لیے کون کون سے اقدامات کیے ہیں؟

جواب: حکومت پاکستان کے صنعتی ترقی کے لیے اقدامات:

حکومت پاکستان نے صنعتی ترقی کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کیے ہیں:

1۔ پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کا قیام
2۔ پاکستان صنعتی ترقیاتی بینک کا قیام
3۔ صنعتی قرضے اور سرمایہ کاری کارپوریشن کا قیام
4۔ صنعتوں کا تحفظ
5۔ صنعتی تحقیقاتی مراکز
6۔ غیر ملکی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی
7۔ ٹیکسوں کی مراعات

سوال نمبر 4: زرعی پیداوار بڑھانے کے لیے کوئی چھ تدابیر تحریر کیجئے۔

جواب: زرعی پیداوار کے لیے تدابیر:

اگر دی گئی تدابیر پر عمل کیا جائے تو ممکن ہے کہ زرعی پیداوار کو بڑھایا جا سکتا ہے۔

1۔ جدید مشینری آلات کا استعمال
2۔ بہتر کھاد اور بیج کی فراہمی
3۔ کیڑے مار ادویات کی فراہمی
4۔ کاشتکاروں کو جدید طریقہ کاشتکاری سے روشناس کرانا
5۔ سیم و تھور کا انسداد اور زمین کو کٹاؤ سے بچانا۔
6۔ انتشار اراضی کا خاتمہ کر کے اشتمال اراضی کو مروج کرنا۔

سوال نمبر5: حکومت پاکستان نے ۱۹۵۸ء میں جو زرعی اصلاحات نافذ کیں ان کا مقصد کیا تھا؟

جواب: ۱۹۵۸ء کی زرعی اصلاحات:

حکومت پاکستان نے ۱۹۵۸ء میں جو زرعی اصلاحات نافذ کیں ان کے مقاصد مندرجہ ذیل تھے:

1۔ مزارعین کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔
2۔ بڑی بڑی جاگیرداریاں اور زمینداریاں ختم ہو جائیں تاکہ ارتکاز ملکیت اراضی کی خرابی ختم ہو جائے۔
3۔ کاشت کار کو پیداوار کا مناسب حصہ مل سکے اور اس کی اقتصادی حالت بہتر ہو جائے۔
4۔ کاشتکار اور زمیندار کے تعلقات بہتر ہو جائیں۔
5۔ زمین کی ذیلی تقسیم اور انتشار کا عمل رک جائے۔
6۔ زرعی پیداوار میں اضافہ ہو جائے۔
7۔ غیر معاشی ادائیگیوں اور غلط شراکت کا خاتمہ ہو جائے۔

سوال نمبر6: حکومت پاکستان نے ۱۹۵۸ء میں جو زرعی اصلاحات نافذ کیں انہیں مختصراً بیان کیجئے۔

جواب: حکومت پاکستان کی زرعی اصلاحات:

حکومت پاکستان نے ۱۹۵۸ء میں زرعی اصلاحات کی بہتری کے لیے دوبارہ زرعی اصلاحات نافذ کیں ان کا مختصراً خلاصہ درج ذیل ہے:

1۔ زمین کی زیادہ سے زیادہ حد ملکیت کا تعین
2۔ زیر کفالت خواتین کے لیے خصوصی مراعات
3۔ جاگیرداری نظام کا خاتمہ
4۔ کاشتکار کے حق ملکیت کا تحفظ دیا گیا۔
5۔ اشتمال اراضی کو ضروری قرار دیا گیا۔
6۔ کاشتکاروں کو باآسانی زمینوں سے بے دخل نہیں کیا جا سکتا۔
7۔ نئے کاشتکاروں کو قرضے دینے کی سہولتیں پیدا کیں۔
8۔ ملکیتوں کو گزر بسر کی سطح پر لایا گیا۔
9۔ عمل درآمد کے ادارے کا قیام عمل میں آیا۔
10۔ زرعی ترقیاتی فنڈ کا قیام عمل میں آیا۔

سوال نمبر7: حکومت پاکستان نے ۱۹۷۲ء میں جو زرعی اصلاحات نافذ کیں ان کا مختصراً خلاصہ بیان کیجئے۔

جواب: ۱۹۷۲ء کی زرعی اصلاحات:

حکومت پاکستان نے ۱۹۷۲ء میں زرعی اصلاحات کی بہتری کے لیے دوبارہ زرعی اصلاحات نافذ کیں ان اصلاحات کا مختصراً خلاصہ مندرجہ ذیل ہے:

1۔ زرعی زمین کی حد ملکیت میں تبدیلی کی گئی اب 150 ایکٹر نہری اور 300 ایکٹر بارانی زمین سے زیادہ کوئی نہیں رکھ سکتا۔

2۔ فاضل زمین بغیر معاوضہ دیے زمیندار سے حاصل کر کے کاشتکاروں کو مفت تقسیم کی جائے گی۔

3۔ تمام مویشی فارم اور شکارگاہیں بحق سرکار ضبط کر لی گئیں۔

4۔ زمین کا مالیہ اور ٹیکس زمیندار ادا کرے گا اور بیج بھی وہی فراہم کرے گا البتہ کھاد زمیندار اور کاشتکار دونوں مل کر فراہم کریں گے۔

5۔ زمیندار کاشت کار سے بیگار نہیں لے سکے گا۔

6۔ ملازمت کے دوران سرکاری افسروں کو 100 ایکٹر سے زائد زمین الاٹ نہیں کی جائے گی۔

7۔ ۱۹۵۸ء کی زرعی اصلاحات کے تحت جن کسانوں کو زمینیں دی گئی تھیں ان کی باقی اقساط معاف کر دی گئیں۔

8۔ سرکاری زمین کا سالانہ پٹہ اور نیلام کا طریقہ ختم کر کے آئندہ آسان اقساط پر زمین فروخت کی جائے گی۔

9۔ زمین کی فروخت کی صورت میں زمیندار اپنے مزارع کو ترجیح دے گا۔

10۔ کسی مزارع کو اس وقت تک بے دخل نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ یہ ثابت نہ ہو جائے کہ:

الف: اس نے لگان ادا نہیں کیا۔

ب: زمین کو غیر موزوں طریقے پر معاہدے کے خلاف کاشت کیا

ج: بغیر کسی مناسب وجہ کے زمین کاشت نہیں کی۔

د: کاشت کار نے اپنی زمین کسی کو لگان پر دے رکھی ہے۔

سوال نمبر 8: ملک میں صنعتی ترقی کی اہمیت واضح کیجیے۔

جواب: صنعتی ترقی کی اہمیت:

ملک میں صنعتی ترقی کی اہمیت مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر واضح ہو جاتی ہے:

1۔ صنعتوں کے فروغ سے روزگار کے مواقع فراہم ہوتے ہیں۔

2۔ درآمدات میں کمی اور برآمدات میں اضافہ ہوتا ہے۔

3۔ ملک میں پیدا شدہ خام مال برآمد کرنے کی بجائے مصنوعات کی شکل میں برآمد کیا جاتا ہے۔

4۔ ملکی معیشت مستحکم ہوتی ہے۔

5۔ زراعت اور صنعت کی ترقی کے لیے جدید آلات اور مشینری تیار کی جا سکتی ہے۔

6۔ ملکی دفاعی ضروریات کو کسی حد تک پورا کیا جا سکتا ہے۔

7۔ لوگوں کے اندازِ فکر میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

8۔ عوام کا معیارِ زندگی بلند ہوتا ہے جس سے معاشرہ خوشحال ہوتا ہے اور جرائم میں کمی ہوتی ہے۔

9۔ ملک کو فلاحی مملکت بنانے کا ایک ذریعہ ہوتی ہے۔

سوال نمبر 9: معاشی استحکام کے لیے حکومت پاکستان کے قائم کردہ پانچ مالیاتی اداروں کے نام لکھئے۔

جواب: مالیاتی اداروں کے نام:

عوام کی سہولت اور معاشی استحکام کے لیے حکومت نے جو مالیاتی ادارے قائم کیے ہیں ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ پاکستان صنعتی قرضہ و سرمایہ کاری کارپوریشن
2۔ تعمیر مکانات کی مالی کارپوریشن
3۔ اسمال بزنس فنانس کارپوریشن
4۔ قومی مالی کارپوریشن
5۔ پاکستان سرمایہ کاری کارپوریشن

حصہ ج تشریحی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: حکومت پاکستان نے زراعت کی ترقی کے لیے جو اقدامات کیے ہیں ان کی تفصیل بیان کیجئے۔

جواب: حکومت پاکستان کے زرعی ترقی کے لیے اقدامات:

حکومت پاکستان نے شعبہ زراعت کی ترقی کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کیے ہیں:

1۔ جنگلات:

حکومت پاکستان نے جنگلات کی نگرانی کرنے اور انہیں وسعت دینے کے لیے ہر صوبے میں محکمہ جنگلات کا نظام قائم کیا ہے محکمہ جنگلات مختلف محکموں کے توسط سے ہر سال موسم گرما، موسم سرما اور موسم بہار میں شجر کاری مہم کے ذریعے لاکھوں کی تعداد میں پودے لگاتا ہے جس کے متوقع نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ جنگلات سے ملک کی آب و ہوا اور مٹی زرخیز ہو جاتی ہے بارشیں ہونے لگتی ہیں آندھی اور طوفان سے زمینی کٹاؤ کی حفاظت جنگلات کے ذریعے ہی ممکن ہوتی ہے۔

2۔ نظام آبپاشی:

ملک کی زیادہ تر اراضی کی کاشت بارش پر منحصر تھی جبکہ کئی علاقوں میں بارش نہ ہونے کے برابر ہوتی تھی یہی وجہ ہے کہ حکومت نے نظام آبپاشی کو بہتر بنانے کے لیے ملک میں دور دراز علاقوں تک نہروں کا جال بچھا دیا ہے تاکہ صرف پانی کی کمی کی وجہ سے زرعی پیداوار میں کمی واقع نہ

ہو۔اس مقصد کے حصول کے لیے حکومت نے دریاؤں پر بند باندھ کر ایک طرف تو پانی کو ضائع ہونے سے بچالیا ہے تو دوسری طرف آبپاشی کے لیے پانی کی رسد میں اضافہ ہوگیا۔ تربیلا ڈیم، وارسک ڈیم، منگلا ڈیم وغیرہ پاکستان کے مشہور بند ہیں ان بندوں سے بڑی بڑی نہریں نکالی گئی ہیں۔ یہ بند سیلاب کی روک تھام میں بھی مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

3۔ بہتر مواصلاتی نظام:

قیام پاکستان کے وقت پاکستان کی سڑکوں کی حالت بہتر نہ تھی۔ صرف چند ایک سڑکیں ایسی تھی جو پکی تھیں یہ پکی سڑکیں بڑے بڑے شہروں کو آپس میں ملانے میں فعال کردار ادا کرتی تھیں۔ قیام پاکستان کے بعد حکومت پاکستان نے مواصلاتی نظام کو بہتر بنانے پر خصوصی توجہ دی۔ دور دراز علاقوں تک پکی سڑکیں تعمیر کیں تاکہ کاشتکار اپنی زرعی پیداوار میں اضافہ کے ساتھ ساتھ اس پیداوار کا معقول معاوضہ بھی حاصل کرسکیں۔ موجودہ حکومت پاکستان مواصلات کو تیز سے تیز تر کرنے کے لیے ہائی ویز تعمیر کررہی ہے جس سے ملک کی ترقی کی رفتار اور تیز تر ہوجائے گی۔

4۔ زرعی بینک کا قیام:

زرعی پیداوار میں اضافے کے لیے حکومت پاکستان نے ملک کے ہر کونے میں زرعی بینک قائم کیے ہیں۔ یہ زرعی بینک کاشتکاروں کو قلیل مدت کے اور طویل مدت کے قرضہ فراہم کرتے ہیں۔ قلیل مدت کے قرضوں سے کاشتکار کھاد، اچھے بیج، کیڑے مار ادویات خریدتے ہیں جبکہ طویل مدت کے قرضوں سے ٹریکٹر، بلڈوزر، تھریشر اور دیگر مشینی آلات خرید سکتے ہیں۔

5۔ کھاد کے استعمال میں اضافہ:

اگرچہ پاکستان میں دیگر ترقی یافتہ ملکوں کے مقابلہ میں فی ایکٹر کھاد کا استعمال کم ہے۔ لیکن کیمیاوی کھاد کا استعمال اب معقول ہوگیا ہے۔ ۱۹۶۰ء سے کھاد کے استعمال میں سالانہ اضافہ کی شرح اٹھارہ فیصد رہی ہے ساتویں پنج سالہ منصوبے کے اختتام تک کھاد کے استعمال میں پچاس فیصد اضافہ ہوجائے گا۔

6۔ بہترین وعمدہ بیج کا استعمال:

حکومت پاکستان نے توسیعی مراکز قائم کیے ہیں یہ توسیعی مراکز کاشتکاروں کو بہتر اور عمدہ بیج انتہائی مناسب نرخوں پر مہیا کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اچھی فصل کے لیے اچھی کھاد اور اچھے بیج انتہائی ضروری ہیں۔ فصل کے موقع پر حکومت بذات خود اچھے اور معیاری بیج خرید کر کاشتکاروں کو فراہم کرتی ہے اسی طرح ملک میں کیمیائی کھاد کے بہت سے کارخانے قائم ہیں جن کا رابطہ ان توسیعی مراکز سے رہتا ہے۔

7۔ جدید مشینی آلات:

شعبہ زراعت میں بہتر پیداوار کے حصول کے لیے جدید مشینی آلات کا استعمال کرنا انتہائی ضروری ہے زرعی ماہرین نے زرعی ترقی کے لیے نئی اقسام کی مشینری دریافت کیں ہیں۔

8۔ تحفظ نباتات:

زرعی پیداوار (فصلیں) عموماً 20 سے 25 فیصد بیماریوں اور کیڑے مکوڑوں کی وجہ سے متاثر ہوجاتی ہیں۔ حکومت پاکستان نے فصلوں کو

تحفظ دینے کے لیے بہترین تربیت یافتہ عملہ رکھا ہوا ہے جو ہوائی جہازوں اور گاڑیوں کی مدد سے کیڑے مار ادویات فصلوں پر اسپرے کرتا ہے جس سے فصلیں کیڑے مکوڑوں کے حملوں سے محفوظ ہو جاتی ہیں اس کے علاوہ کسانوں کو کیڑے مار ادویات بھی فراہم کی جاتی ہیں۔

9۔ اشتمال اراضی:

قانون وارثت کی وجہ سے زمین تقسیم سے تقسیم تر ہوتی چلی جاتی ہے اکثر زمینوں کے قطعے ایک جگہ کی بجائے دور دور بکھرے ہوتے ہیں اس لیے ان پر مناسب توجہ نہیں دی جا سکتی۔ حکومت نے زمین کو ایک جگہ کرنے کے لیے اشتمال اراضی کا قانون پاس کیا ہے جس سے ہر کسان کی زمین ایک جگہ کر دی گئی ہے اس سے انتشار اراضی پر قابو پا لیا گیا ہے۔

10۔ زرعی اصلاحات:

پاکستان کا زرعی نظام ابتداء سے ہی پسماندگی کا شکار رہا ہے حکومت پاکستان نے زرعی نظام کو بہتر بنانے اور مؤثر نتائج کے حصول کے لیے 1958ء میں پہلی بار زرعی اصلاحات نافذ کیں۔ اس کے بعد 1972ء میں دوسری بار زرعی اصلاحات نافذ کی گئیں جن سے بہتر نظام اور بہتر نتائج برآمد ہوئے۔

سوال نمبر2: نظام حقیت اراضی سے کیا مراد ہے زرعی ترقی پر اس کا کس قدر انحصار ہے۔

جواب: پاکستان کا نظام حقیت اراضی :

پاکستان کا شعبہ زراعت پسماندہ ہونے کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ سالہا سال سے اس کا ناقص نظام حقیت اراضی کا نفاذ تھا۔ یہ ایک ایسا نظام تھا جس کے باعث کاشتکاروں کو جاگیردار اور زمیندار زر خرید غلام سمجھتے تھے۔ شب و روز کی محنت و مشقت کرنے والا یہ طبقہ محض ناقص حقیت اراضی کے سبب غربت کی زندگی بسر کرنے پر مجبور تھا۔ جب فصل تیار ہو جاتی تو جاگیردار اور زمیندار فصل کا زیادہ حصہ خود لے لیتے تھے اور کاشتکاروں کو صرف غربت و افلاس کے سوائے کچھ بھی نہ ملتا تھا اس نظام میں وقتاً فوقتاً تبدیلی تو کی گئی لیکن تمام تر زمینداروں کے حق میں نہیں۔ پاکستان میں اس نظام کی اب بھی مختلف صورتیں موجود ہیں:

1۔ زمینداری نظام:

زمینداری کا نظام تین صوبوں صوبہ پنجاب، صوبہ سندھ اور صوبہ خیبر پختون خواہ میں رائج رہا ہے اس نظام کے تحت زمین بڑے بڑے زمینداروں کی ذاتی ملکیت ہوتی ہے جو خود کاشت کرنے کی بجائے مزارعوں سے کاشت کرواتے ہیں۔ ان زمینداروں کو نہ تو اصلاح اراضی سے کوئی دلچسپی ہوتی ہے اور نہ ہی کاشتکاروں کی فلاح و بہبود سے۔

2۔ ریاستی زمینداری نظام :

اس نظام کے تحت زمین کی ملکیت حکومت کی ہوتی ہے جو اسے کاشت کرنے کے لیے مزارعین کو پٹے پر دے دیتی ہے۔

3۔ رعیت دارانہ نظام:

رعیت دارانہ نظام صوبہ سندھ میں پایا جاتا ہے اس نظام کے تحت بھی زمین کی مالک حکومت خود ہوتی ہے اور چھوٹے چھوٹے کاشتکار رعیت مزارع کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔

سوال نمبر3: ملک میں زرعی اصلاحات کی رو سے کاشتکاروں کی خوشحالی کیسے ممکن ہے؟

جواب: زرعی اصلاحات کی رو سے خوشحالی :

حکومت پاکستان نے شعبہ زراعت کی ترقی وفروغ کے حصول کے لیے حسب ذیل مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے 1958ء میں زرعی اصلاحات نافذ کیں:

1۔ مزارعین کے حقوق کے تحفظ کو بالادستی حاصل ہوئی۔
2۔ جاگیردارانہ اور زمیندارانہ نظام ختم کیا گیا تاکہ ارتکاز ملکیت اراضی کی خرابی ختم ہو جائے۔
3۔ کاشتکاروں کے زمینداروں کے ساتھ سازگار تعلقات استوار ہوئے۔
4۔ کاشتکار کو پیداوار کا مناسب حصہ مل سکے اور اس کی اقتصادی حالت بہتر ہو جائے۔
5۔ زمین کی ذیلی تقسیم اور انتشار کا عمل رک جائے۔
6۔ زرعی پیداوار میں اضافہ ہو جائے۔
7۔ غیر معاشی ادائیگیوں اور غلامانہ شرائط کا خاتمہ ہو جائے۔

1958ء میں حکومت نے جو اصلاحات نافذ کیں ان کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے:

1۔ زمین کی زیادہ سے زیادہ حد ملکیت کا تعین، کوئی زمیندار اپنی ملکیت میں 500 ایکٹر نہری یا 1000 ایکٹر بارانی زمین سے زیادہ نہیں رکھ سکتا۔ اس سے زائد زمین حکومت کو دینے کا اعلان کیا گیا اور زمیندار کو اس زائد زمین کا معاوضہ دیا گیا۔ البتہ پھلوں کے باغات کے لیے 150 ایکٹر اراضی رکھنے کی اجازت دی گئی۔
2۔ زیر کفالت خواتین کے لیے خصوصی مراعات
3۔ جاگیردارانہ نظام کا خاتمہ
4۔ کاشتکار کے حق ملکیت کا تحفظ دیا گیا۔
5۔ اشتمال اراضی کو ضروری قرار دیا گیا۔
6۔ کاشتکار کو باآسانی زمینوں سے بے دخل نہیں کیا جا سکتا۔
7۔ نئے کاشتکاروں کو قرضے دینے کی سہولتیں پیدا کیں۔
8۔ ملکیتوں کو گزر بسر کی سطح پر لایا گیا۔
9۔ عمل درآمد کے ادارے کا قیام عمل میں آیا۔
10۔ زرعی ترقیاتی فنڈ کا قیام عمل میں آیا۔

1958ء کی زرعی اصلاحات کے بعد 1972ء میں ایک بار پھر زرعی نظام کو بہتر بنانے کے لیے درج ذیل زرعی اصلاحات نافذ کیں:

1۔ زرعی زمین کی حد ملکیت میں تبدیلی کی گئی اب 150 ایکٹر نہری اور 300 ایکٹر بارانی زمین سے زیادہ کوئی نہیں رکھ سکتا۔
2۔ فاضل زمین بغیر معاوضہ دیئے زمیندار سے حاصل کر کے کاشتکاروں کو مفت تقسیم کی گئی۔

3۔ تمام مویشی فارم اور شکارگاہوں کو بحق سرکار ضبط کرلیا گیا۔

4۔ زمین کا مالیہ اور تمام ٹیکس زمیندار ادا کرے گا اور بیج بھی وہی فراہم کرے گا البتہ کھاد زمیندار اور کاشتکار دونوں مل کر فراہم کریں گے۔

5۔ زمیندار کاشتکار سے بیگار نہیں لے گا۔

6۔ ملازمت کے دوران سرکاری افسروں کو 100 ایکٹر سے زائد زمین الاٹ نہیں کی جائے گی۔

7۔ 1958ء کی زرعی اصلاحات کے تحت جن کسانوں کو زمینیں دی گئی تھیں ان کی باقی اقساط معاف کردی گئیں۔

8۔ سرکاری زمین کا سالانہ پٹہ اور نیلام کا طریقہ ختم کر کے آئندہ آسان اقساط پر زمین فروخت ہوگی۔

9۔ زمین کی فروخت کی صورت میں زمیندار اپنے مزارع کو ترجیح دے گا۔

10۔ کسی مزارع کو اس وقت تک بے دخل نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ یہ ثابت نہ ہو جائے کہ

الف: اس نے لگان ادا نہیں کیا۔

ب: زمین کو غیر موزوں طریقے پر معاہدے کے خلاف کاشت کیا

ج: بغیر کسی مناسب وجہ کے زمین کاشت نہیں کی۔

د: کاشت کار نے اپنی زمین کسی کو لگان پر دے رکھی ہے۔

اس زرعی اصلاحات کے نفاذ کے ذریعے 40 لاکھ ایکٹر زمین جاگیرداروں سے حاصل کر کے کاشتکاروں میں تقسیم کی جا چکی ہے اس سلسلے میں جولائی 1972ء میں بلوچستان کے پٹ فیڈرز کے علاقے میں 5 لاکھ ایکٹر زمین کاشتکاروں میں تقسیم کی گئی۔

الغرض یہ کہ ان زرعی اصلاحات کے نفاذ سے پرانے نظام اراضی کی اکثر خامیاں دور ہوگئیں ہیں اور الحمدللہ ملک زرعی اعتبار سے کافی ترقی کر رہا ہے اس کے نتیجے میں ملک کی معیشت بھی مستحکم ہو رہی ہے۔

سوال نمبر 4: صنعتی ترقی کے لیے حکومت پاکستان نے جو اقدامات کیے ہیں انہیں تفصیل سے بیان کیجئے۔

جواب: صنعتی ترقی کے لیے حکومت پاکستان کے اقدامات:

صنعتی ترقی کے لیے حکومت پاکستان نے جو اقدامات کیے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن:

گورنمنٹ آف پاکستان نے جب سرمایہ داروں کی عدم دلچسپی کو دیکھا تو جنوری 1952ء میں ایک کارپوریشن قائم کی جس کا نام "پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن" رکھا گیا۔ پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے قیام کا مقصد یہ تھا کہ جن صنعتوں کی طرف سرمایہ دار سرمایہ لگانے سے کتراتے ہیں یہ کارپوریشن ان کارخانوں کے قیام کی ذمہ داری خود سنبھالے گی اور نجی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی بھی کرے گی۔ پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن (PIDC) نے ملک میں سیمنٹ، اخباری کاغذ، کیمیاوی کھاد اور جہاز سازی کی بھاری صنعتیں قائم کیں جن کی بدولت ملکی ضروریات پوری ہونے کے ساتھ ساتھ زرمبادلہ بھی کمایا جاتا ہے۔

2۔ پاکستان صنعتی ترقیاتی بینک:

پاکستان صنعتی ترقیاتی بینک ملک میں نئی نئی صنعتوں کے قیام اور قائم شدہ صنعتوں کی ترقی کے لیے قرض فراہم کرتا ہے یہ قرض

ملکی اور غیر ملکی کرنسی میں دیا جاتا ہے۔ جن صنعتوں کو اس بینک نے قرض فراہم کیے ہیں ان میں ٹرانسپورٹ کی صنعت، کاغذ کی صنعت، ربڑ کی صنعت کے کارخانے، بجلی کا سامان اور انجینئرنگ مشینری کے کارخانے شامل ہیں۔

3۔ صنعتی قرضے اور سرمایہ کاری کارپوریشن:

اس کارپوریشن نے صنعتی ترقی کے لیے بڑا مؤثر کردار ادا کیا ہے اس کا قیام 1957ء میں عمل میں آیا۔ یہ صنعتوں کو سات سال سے بارہ سال کی مدت کے لیے قرض فراہم کرتی ہے جس سے نئی صنعتیں قائم کرنے میں بڑی مدد ملی ہے۔

4۔ صنعتوں کا تحفظ:

حکومت نے ملکی مصنوعات کو فروغ دینے کے لیے ایک ٹیرف بورڈ قائم کیا ہے جو ملکی صنعتوں کو تحفظ فراہم کرتا ہے یہ بورڈ غیر ملکی اشیاء کی درآمد روک دیتا ہے یا اس پر بھاری ڈیوٹی عائد کر دیتا ہے اس طرح لوگ ملکی مصنوعات خرید کر استعمال کرتے ہیں اور ملکی صنعت کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔

5۔ صنعتی تحقیقاتی مراکز:

حکومت پاکستان نے صنعتوں کے فروغ کے لیے 1949ء میں ایک محکمہ قائم کیا جس نے مختلف علاقوں میں صنعتی تحقیقاتی مراکز قائم کیے جو اپنے علاقے میں صنعتی مسائل حل کرتے ہیں ان میں خام مال کی فراہمی، مصنوعات پر لاگت اور ان کا معیار وغیرہ شامل ہیں۔

6۔ غیر ملکی سرمایہ کی فراہمی:

حکومت ایسی صنعتوں کو جن کے قیام میں زرمبادلہ کی ضرورت پڑتی ہے غیر ملکی سرمایہ فراہم کرتی ہے جس سے مشینیں اور ماہرین کی خدمات باآسانی حاصل کی جاتی ہے۔

7۔ ٹیکسوں کی مراعات:

حکومت نے نئی قائم ہونے والی صنعتوں کو ٹیکسوں میں کافی چھوٹ دی ہے جس سے نہ صرف ملکی بلکہ غیر ملکی سرمایہ کاروں کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے اس کے علاوہ حکومت نے بعض ایسے صنعتی علاقے قائم کیے ہیں جہاں صنعتیں قائم کرنے پر کچھ عرصہ تک ٹیکس بالکل معاف ہوتا ہے اس رعایت سے سرمایہ کار فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

درسی کتاب کی مشق

سوال نمبر 1 حکومت پاکستان نے زراعت کی ترقی کے لیے جو اقدامات کیے ہیں ان کی تفصیل بیان کیجیے۔

جواب دیکھیے بیانیہ جوابات سوال نمبر 1

سوال نمبر 2 نظام حقیت اراضی سے کیا مراد ہے؟ زراعت کی ترقی پر اس کا کس قدر انحصار ہے۔

جواب دیکھیے بیانیہ جوابات سوال نمبر 2

سوال نمبر 3 ملک میں زرعی اصلاحات کی رو سے کاشتکاروں کی خوشحالی کیسے ممکن ہے؟

جواب دیکھیے بیانیہ جوابات سوال نمبر 3

سوال نمبر 4 ملک میں صنعتی ترقی کی اہمیت واضح کیجیے۔

جواب دیکھیے مختصر جوابات سوال نمبر 8

سوال نمبر 5 صنعتی ترقی کے لیے حکومت کے اقدامات تفصیل سے بیان کیجیے۔

جواب دیکھیے بیانیہ جوابات سوال نمبر 4

سوال نمبر 6 خالی جگہ پر کیجیے۔

1۔ پاکستان بنیادی طور پر ____ زرعی ____ ملک ہے۔

2۔ ملک میں جنگلات کا تناسب بہت ____ کم ____ ہے۔

3۔ حکومت نے کاشتکاروں کی سہولت کے لیے ملک کے گوشہ گوشہ میں ____ زرعی بینک ____ قائم کیے ہیں۔

4۔ پاکستان صنعتی ترقی کارپوریشن ____ 1952ء ____ میں قائم ہوئی۔